حکومتِ پاکستان

ریونیوڈویژن

فیڈرل بورڈآف ریونیو

اسلام آباد، مورخہ 21جولائی، 2026

## نوٹیفکیشن

**S.R.O. 1169 (I)/2026**۔ سیلز ٹیکس ایکٹ، 1990 کی دفعہ 47 AAA کی ذیلی دفعہ (4) کو دفعہ 50 کے ساتھ ملا کر پڑھے جانے کے تحت حاصل اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے، فیڈرل بورڈ آف ریونیو کو یہ ہدایت جاری کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ سیلز ٹیکس رولز، 2006 میں درج ذیل مزید ترامیم کی جائیں، یعنی:۔

مذکورہ قواعد میں، قاعدہ 62 کے بعد درج ذیل نیا باب IX-A شامل کیا جائے گا، یعنی:۔

### "باب IX-A

### انڈیپنڈنٹ کیس سیکورٹنی کمیٹیز فار سیلز ٹیکس Independent Case Scrutiny Committees for Sales Tax

**62A۔ انڈیپنڈنٹ کیس سیکورٹنی کمیٹیز**۔ (1) یہ قواعد آزادانہ مقدمہ جانچ کمیٹیوں کی تشکیل کے لیے فراہم کریں گے۔

(2) اس قاعدے میں، جب تک کہ موضوع یا سیاق وسباق میں کوئی بات اس کے برعکس نہ ہو—:

(a) " **چیئرمین** " سے مراد آزادانہ مقدمہ جانچ کمیٹی کا چیئرمین ہے؛

(b) " **کمشنر** " سے مراد سیلز ٹیکس ایکٹ، 1990 کی دفعہ 2 کی شق (5) کے تحت بیان کردہ کمشنر ہے؛

(c) " **کمیٹی** " سے مراد ان قواعد کے تحت مخصوص علاقائی دائرۂ اختیار کے لیے تشکیل دی گئی **انڈیپنڈنٹ کیس سیکورٹنی کمیٹیز** میں سے کوئی بھی کمیٹی ہے؛

(d) " **پٹیشن** " سے مراد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 185(3) کے تحت سپریم کورٹ یا وفاقی آئینی عدالت میں دائر کی گئی درخواست ہے، جو کسی بھی ٹیکس قانون سے متعلق ہو؛

(e) " **ریفرنس** " سے مراد ایکٹ کی دفعہ 47 کے تحت دائر کیا گیا ریفرنس ہے؛

(f) " **سکریٹری** " سے مراد ان لینڈ ریونیو کا وہ افسر ہے جسے بورڈ نے کمیٹی کے مقاصد کے لیے نامزد کیا ہو؛

(g) " **کمیٹی کا حاضر سروس ممبر** " سے مراد ان لینڈ ریونیو سروس کا BS-20 یا اس سے اعلیٰ گریڈ کا حاضر سروس افسر ہے؛ اور

(h) " **ٹیکس قوانین** " سے مراد انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001(XLIX of 2001) ، کسٹمز ایکٹ، 1969(IV of 1969) ، سیلز ٹیکس ایکٹ، 1990، اور فیڈرل ایکسائز ایکٹ، 2005 ہیں۔ اور اس میں ان قوانین کے تحت جاری کردہ کوئی بھی قواعد، ضوابط یا نوٹیفکیشنز بھی شامل ہوں گے۔

(3) بورڈ ایک حکم نامے کے ذریعے درج ذیل کمیٹیاں تشکیل دے گا جن کے اختیارات، فرائض اور دائرہ اختیار حسبِ ذیل ہوں گے—:

**کمیٹی نمبرI**

| نمبر شمار | ممبر | حیثیت | فرائض و دائرہ اختیار |
|---|---|---|---|
| (1) | (2) | (3) | (4) |
| 1 | سپریم کورٹ، وفاقی آئینی عدالت یا پاکستان کی کسی بھی ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج | چیئرمین | (i) ہر مقدمے کا بروقت جائزہ لینا اور ہائی کورٹ کے سامنے ریفرنس، یا سپریم کورٹ یا وفاقی آئینی عدالت کے سامنے درخواست (petition) دائر کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں سفارش کرنا؛<br>(ii) زیرِ التواء ریفرنسز اور درخواستوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینا تاکہ یہ تعین کیا جا سکے کہ محاصل (Revenue) کے مفاد میں مقدمہ بازی (litigation) جاری رکھنا ضروری ہے یا نہیں؛<br>(iii) طے شدہ قانونی نکات اور متعلقہ عدالتی نظائر (precedents) کا ڈیٹا بیس برقرار رکھنا تاکہ آئندہ قانونی چارہ جوئی کے فیصلوں میں رہنمائی اور یکسانیت کو یقینی بنایا جا سکے؛ اور<br>(iv) نظام میں مسائل کی نشاندہی کرنا جن کے لیے قانون سازی یا انتظامی مداخلت درکار ہو اور اس سلسلے میں بورڈ کو مناسب اقدامات کی سفارش کرنا۔<br>**دائرہ اختیار**: LTO اسلام آباد، CTO، اسلام آباد، RTO اسلام آباد RTO پشاور، RTO ایبٹ آباد، DG I&I اسلام آباد اور اس کے ڈائریکٹوریٹس کی جانب سے اسلام آباد ہائی کورٹ میں دائر کیے جانے والے ریفرنسز، اور سپریم کورٹ و وفاقی آئینی عدالت میں دائر کیے جانے والے CPLAs ۔ |
| 2 | ایسا وکیل جسے ہائی کورٹس اور/یا سپریم کورٹ آف پاکستان میں ٹیکس اور تجارتی مقدمات کی پیروی کا کم از کم پندرہ سال کا تجربہ حاصل ہو۔ | ممبر | |
| 3 | IRS کا BS-20 یا اس سے اعلیٰ گریڈ کا حاضر سروس یا ریٹائرڈ سینئر افسر | ممبر | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | | | |

| **کمیٹی نمبر 2** | | | |
|---|---|---|---|
| نمبر شمار | رکن | حیثیت | فرائض اور دائرہ اختیار |
| 1 | سپریم کورٹ، وفاقی آئینی عدالت یا پاکستان کی کسی بھی ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج | چیئرمین | **فرائض اور دائرہ اختیار**<br>(i) ہر کیس کا بروقت جائزہ لینا اور ہائی کورٹ میں ریفرنس، سپریم کورٹ یا وفاقی آئینی عدالت میں درخواست دائر کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں سفارش کرنا؛<br>(ii) زیرِ التواء ریفرنسز اور درخواستوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینا تاکہ یہ تعین کیا جا سکے کہ آیا ریونیو کے مفاد میں مقدمات کو جاری رکھنا ضروری ہے یا نہیں؛<br>(iii) طے شدہ قانونی سوالات اور متعلقہ نظائر کا ایک ڈیٹا بیس برقرار رکھنا تاکہ مستقبل میں مقدمات سے متعلق فیصلوں میں رہنمائی فراہم کی جا سکے اور یکسانیت کو یقینی بنایا جا سکے؛ اور |
| 2 | ایک ایسا وکیل جو ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ میں ٹیکس اور تجارتی مقدمات میں پیش ہونے کا کم از کم پندرہ سال کا تجربہ رکھتا ہو | ممبر | |
| 3 | ان لینڈ ریونیو سروس (IRS) کا گریڈ 20 یا اس سے اوپر گریڈ کا حاضر سروس یا ریٹائرڈ سینئر افسر | ممبر | |

| نمبر شمار | رکن | حیثیت | فرائض اور دائرہ اختیار |
|---|---|---|---|
| | | | **(iv)** نظام میں ایسے مسائل کی نشاندہی کرنا جن کے لیے قانون سازی یا انتظامی مداخلت درکار ہو اور اس سلسلے میں بورڈ کو مناسب اقدامات کی سفارش کرنا۔<br><br>**دائرہ اختیار:**<br>لاہور ہائی کورٹ میں دائر کیے جانے والے ریفرنسز اور سپریم کورٹ و وفاقی آئینی عدالت میں دائر کیے جانے والے CPLAs، جو **LTO لاہور، LTO ملتان، CTO لاہور، RTO لاہور، RTO راولپنڈی، RTO گوجرانوالہ، RTO فیصل آباد، RTO ملتان، RTO بہاولپور، RTO سیالکوٹ، RTO سرگودھا اور RTO ساہیوال** کی جانب سے دائر کیے جائیں۔ |

| کمیٹی نمبر 3 | | | |
|---|---|---|---|
| **نمبر شمار** | **رکن** | **حیثیت** | **فرائض اور دائرہ اختیار** |
| 1 | سپریم کورٹ، وفاقی آئینی عدالت یا پاکستان کی کسی بھی ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج | چیئر مین | **(i)** ہر کیس کا بروقت جائزہ لینا اور ہائی کورٹ میں ریفرنس، سپریم کورٹ یا وفاقی آئینی عدالت میں درخواست دائر کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں سفارش کرنا؛ **(ii)** زیرِ التواء ریفرنسز اور درخواستوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینا تاکہ یہ تعین کیا جا سکے کہ آیا ریونیو کے مفاد میں مقدمہ بازی کو جاری رکھنا ضروری ہے یا نہیں؛ **(iii)** طے شدہ قانونی سوالات اور متعلقہ نظائر کا ڈیٹا بیس برقرار رکھنا تاکہ مستقبل میں مقدمات سے متعلق فیصلوں میں رہنمائی اور یکسانیت کو یقینی بنایا جا سکے؛ اور **(iv)** نظام میں ایسے مسائل کی نشاندہی کرنا جن کے لیے قانون سازی یا انتظامی مداخلت درکار ہو اور اس سلسلے میں بورڈ کو مناسب اقدامات کی سفارش کرنا۔ **دائرہ اختیار**: اسلام آباد ہائی کورٹ میں دائر کیے جانے والے ریفرنسز اور سپریم کورٹ و وفاقی آئینی عدالت میں دائر کیے جانے والے CPLAs، جو LTO کراچی، CTO کراچی، RTO-I کراچی، RTO-II کراچی، RTO سکھر، RTO حیدرآباد اور RTO کوئٹہ کی جانب سے دائر کیے جائیں۔ |
| 2 | ایک ایسا وکیل جو ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ میں ٹیکس اور تجارتی مقدمات میں پیش ہونے کا کم از کم پندرہ سال کا تجربہ رکھتا ہو | رکن | |
| 3 | ان لینڈ ریونیو سروس (IRS) کا گریڈ 20 یا اس سے اوپر گریڈ کا حاضر سروس یا ریٹائرڈ سینئر افسر | رکن | |

**( 4)** ان قواعد کی ذیلی شق (2) کی شق **(f)** میں بیان کردہ **سکریٹری** کمیٹی کو سیکریٹریٹ اور انتظامی معاونت فراہم کرے گا اور —:

(a) چیئرمین کی منظوری سے اجلاس طلب کرے گا، ایجنڈا جاری کرے گا، اجلاس کی کارروائی اور ریکارڈ محفوظ رکھے گا؛

(b) متعلقہ فیلڈ فارمیشنز کے ساتھ رابطہ کرے گا اور کمیٹی کو درکار ریکارڈ، تبصرے، بریفز یا دیگر معلومات حاصل کرے گا؛

(c) کمیٹی کے فیصلے، سفارشات اور ہدایات متعلقہ کمشنرز اور فیلڈ فارمیشنز تک پہنچائے گا اور ان پر ضروری عملدرآمد و فالواَپ کو یقینی بنائے گا؛

(d) کمیٹی کا ریکارڈ، ڈیٹا بیس اور خط و کتابت محفوظ اور برقرار رکھے گا؛

(e) کمیٹی کے سامنے زیرِ غور مقدمات کی کارروائی سے متعلق متعلقہ کمشنرز کو باخبر رکھے گا؛ اور

(f) ایسے دیگر فرائض سرانجام دے گا جو کمیٹی، چیئرمین یا بورڈ کی جانب سے اس کے سپرد کیے جائیں۔

**(5)** کمیٹی، جہاں ضروری سمجھے، ایک **چارٹرڈ اکاونٹنٹ** کو بطور نان **ووٹنگ رکن** شریک (Co-opt) کر سکتی ہے۔ ایسے نان ووٹنگ رکن کا معاوضہ بورڈ کی جانب سے مقرر کیا جائے گا۔

**(6)** بورڈ، موزوں امیدواروں کی نشاندہی کے مقصد کے لیے، ایک **تلاش کرنے والی کمیٹی** تشکیل دے سکتا ہے، جس کی تشکیل، شرائطِ حوالہ اور طریقۂ کار کا تعین بورڈ کرے گا۔

**(7)** کمیٹی کے سامنے پیش کی جانے والی کارروائیاں اور ریکارڈ خفیہ ہوں گے۔ کسی بھی معاملے میں مفادات کے تصادم رکھنے والا رکن خود کو اس کارروائی سے الگ کر لے گا، اور اس امر کو اجلاس کی کارروائی میں درج کیا جائے گا۔

**(8)** سیکریٹری اجلاس طلب کرے گا، ایجنڈا جاری کرے گا، اجلاس کی کارروائی اور مقدمات کا رجسٹر یا ڈوکیٹ (Docket) برقرار رکھے گا، اور کمیٹی کی سفارشات متعلقہ کمشنر تک پہنچائے گا۔

**(9)** اس قاعدے کے مقاصد کے لیے دائرہ اختیار رکھنے والا کمشنر، ATIR یا ہائی کورٹ کے حکم موصول ہونے کے دس دن کے اندر مقدمہ کو دائر کرنے سے پہلے کی جانچ پڑتال کے لئے ارسال کرے گا، اور سیکریٹری ایسے مقدمات کو مناسب طور پر کمیٹی کے سامنے پیش کرے گا۔

**(10)** ریفرل میں تمام اہم تفصیلات شامل ہوں گی، جن میں ریفرنس کے طریقۂ کار، مطلوبہ دستاویزات، متعلقہ ریونیو اثرات (، تشریح طلب قانونی سوالات، نظائر اور طے شدہ قانونی اصول، مقدمہ کی بنیاد، اصل فیصلہ، اپیلیٹ فیصلہ (جہاں قابل اطلاق ہو)، متعلقہ کمشنر کی سفارشات (جہاں قابل اطلاق ہوں) شامل ہوں گی، اور تمام متعلقہ دستاویزات اس کے ساتھ منسلک کی جائیں گی۔

**(11)** بورڈ، تحریری طور پر وجوہات ریکارڈ کرتے ہوئے، کسی مقدمے کا دائرہ اختیار ایک سیکورٹنی کمیٹی سے دوسری کمیٹی کو منتقل کر سکتا ہے۔

**(12)** کمیٹی سیکریٹری کے ذریعے کسی بھی دفتر یا فیلڈ فارمیشن سے کوئی بھی ریکارڈ، دستاویز، بریف یا وضاحت طلب کر سکتی ہے۔

**(13)** کمیٹی روزانہ کی بنیاد پر، خواہ بالمشافہ یا آن لائن، اجلاس منعقد کرے گی اور اپنے کام کو اس انداز سے ترجیح دے گی کہ ہر سفارش ریفرل کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر حتمی شکل اختیار کر لے۔

**بشر طیکہ** اگر تحریری طور پر ریکارڈ کی جانے والی وجوہات کی بناپر سفارش مذکورہ مدت کے اندر حتمی نہ بنائی جاسکے، تو کمیٹی اس مدت میں مزید توسیع کر سکتی ہے، تاہم یہ توسیع قانون میں مقررہ مدتِ میعاد (Limitation Period) سے آگے نہیں ہو گی، اور اس بارے میں بورڈ کو مطلع کرنا ضروری ہو گا۔

**(14)** جہاں کمیٹی کسی مقدمے کی مزید پیروی نہ کرنے کی سفارش کرے، وہاں سیکریٹری متعلقہ کمشنر کو ان ہدایات پر عملدر آمد کے لیے مطلع کرے گا۔

**(15)** کمیٹی کے اجلاس کا کورم دو اراکین پر مشتمل ہو گا، جن میں چیئرمین کا شامل ہونا ضروری ہو گا۔

**(16)** فیصلہ اکثریتی رائے سے کیا جائے گا اور اسے تحریری طور پر ریکارڈ کیا جائے گا۔ اگر کوئی رکن اختلافی رائے ریکارڈ کرے تو وہ بھی سرکاری ریکارڈ کا حصہ ہو گی۔

**(17)** ریفرنس یادرخواست دائر کرنے کے بارے میں فیصلہ کرتے وقت کمیٹی درج ذیل امور کو مدنظر رکھے گی—:

- سپریم کورٹ پاکستان یا وفاقی آئینی عدالت کے قائم کردہ وہ نظائر جنہیں پیش نظر رکھنا ضروری ہو؛
- متعلقہ مقدمے یا اس نوعیت کے دیگر مقدمات میں شامل ریونیو کی مالیت؛ اور
- مقدمے کے حقائق اور قانون کی تشریح۔

**(18)** اگر کمیٹی مقررہ مدت (بشمول کسی منظور شدہ توسیع) کے اندر فیصلہ نہ دے سکے تو مقدمہ دائر کرنے کے لیے منظور شدہ تصور کیا جائے گا، بشر طیکہ دیگر تمام قابل اطلاق قانونی تقاضے پورے کیے گئے ہوں۔ ایسی صورت میں سیکریٹری تحریری طور پر یہ ریکارڈ کرے گا کہ مقررہ مدت ختم ہو چکی ہے اور اس بارے میں متعلقہ کمشنر کو مطلع کرے گا۔

**(19)** جہاں ریفرنس یادرخواست دائر کرنے کی قانونی مدتِ میعاد پندرہ دن کے اندر ختم ہو رہی ہو، یا جہاں محصولات کو فوری اور خاطر خواہ نقصان کا اندیشہ ہو جس کے لیے فوری مداخلت ضروری ہو، وہاں معاملہ ہنگامی کیس کے طور پر چیئرمین کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

**(20)** چیئرمین، فوری نوعیت کے معاملے کے بارے میں ابتدائی اطمینان حاصل کرنے کے بعد، ریفرنس یادرخواست دائر کرنے کی منظوری دے سکتا ہے۔

**(21)** ذیلی قاعدہ **(19)** کے تحت دی گئی کسی بھی ہنگامی منظوری کا فیصلہ ہونے کی تاریخ سے تیس دن کے اندر مکمل کمیٹی کی جانب سے بعد ازاں جائزہ لیا جائے گا، اور اگر قانون اور حقائق اس کی اجازت دیں تو کمیٹی مقدمہ واپس لینے کا فیصلہ کر سکتی ہے۔

**(22)** کمیٹی اپنی سفارشات کے بے شناختی خلاصے سالانہ بنیاد پر شائع کرائے گی، تاہم اس میں خفیہ تجارتی معلومات اور ٹیکس دہندگان کی شناخت ظاہر کرنے والی تفصیلات شامل نہیں ہوں گی۔ شائع شدہ خلاصوں میں زیرِ غور قانونی سوالات، اختیار کیے گئے فیصلہ جاتی معیارات اور کی گئی سفارشات شامل ہوں گی۔

**(23)** سیکریٹری شائع شدہ فیصلوں کا ایک قابل تلاش ڈیٹا بیس برقرار رکھے گا تاکہ فیلڈ فارمیشنز اس سے استفادہ کر سکیں اور مستقبل کے فیصلوں میں یکسانیت کو یقینی بنایا جا سکے۔

**(24)** اراکین ایک سال کی مدت کے لیے اپنے عہدے پر فائز رہیں گے، جس میں مزید مدت کے لیے توسیع کی جا سکتی ہے، بشر طیکہ وہ بدستور موزوں ہوں اور ان کی کارکردگی تسلی بخش ہو، جیسا کہ بورڈ فیصلہ کرے۔

**(25)** چیئرمین یا کوئی بھی رکن، بورڈ کو تحریری طور پر تیس دن کا نوٹس دے کر کسی بھی وقت اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکتا ہے۔

**(26)** بورڈ، مفادات کے تصادم (، بدانتظامی یا بدعنوانی، رازداری کی خلاف ورزی، یا فرائض انجام دینے سے نااہلی کی بنیاد پر، متعلقہ شخص کو صفائی کا موقع فراہم کرنے کے بعد، چیئرمین یا کسی بھی رکن کو عہدے سے ہٹا سکتا ہے۔

**(27)** ہر کمیٹی کے چیئرمین اور اراکین کو درج ذیل فیس ادا کی جائے گی۔۔۔۔:

**(a)** چیئرمین ماہانہ **بارہ لاکھ روپے (1,200,000 روپے)** فیس کا حقدار ہو گا، اور اس کے علاوہ ہر ایسے مقدمے کے لیے جس میں سفارش دی گئی ہو، خواہ مقدمہ دائر کرنے کے حق میں ہو یا اس کے خلاف، **پچیس ہزار روپے (25,000 روپے)** فی مقدمہ فیس دی جائے گی، تاہم اس کا اطلاق زیادہ سے زیادہ **بیس مقدمات ماہانہ تک** ہو گا۔

**(b)** وکیل رکن ماہانہ **آٹھ لاکھ روپے (800,000 روپے)** فیس کا حقدار ہو گا، اور اس کے علاوہ ہر ایسے مقدمے کے لیے جس میں سفارش دی گئی ہو، خواہ مقدمہ دائر کرنے کے حق میں ہو یا اس کے خلاف، **بارہ ہزار پانچ سو روپے (12,500 روپے)** فی مقدمہ فیس دی جائے گی، تاہم اس کا اطلاق زیادہ سے زیادہ **بیس مقدمات ماہانہ تک** ہو گا۔

**(c)** جہاں ان لینڈ ریونیو کا کوئی ریٹائرڈ افسر کمیٹی کے رکن کے طور پر نامزد کیا جائے، وہ ماہانہ **آٹھ لاکھ روپے (800,000 روپے)** فیس کا حقدار ہو گا، اور اس کے علاوہ ہر ایسے مقدمے کے لیے جس میں سفارش دی گئی ہو، خواہ مقدمہ دائر کرنے کے حق میں ہو یا اس کے خلاف، **بارہ ہزار پانچ سو روپے (12,500 روپے)** فی مقدمہ فیس کا حقدار ہو گا، تاہم اس کا اطلاق زیادہ سے زیادہ **بیس مقدمات ماہانہ تک** ہو گا۔

**(d)** معاون عملے کے معاوضے کا تعین بورڈ کرے گا۔

**(e)** حاضر سروس بورڈ ممبر اور سیکریٹری کسی اضافی معاوضے کے حقدار نہیں ہوں گے، سوائے اس کے جو انعام اور اعزازیہ سے متعلق قواعد کے تحت قابل ادائیگی ہو۔

**(28)** تمام اراکین سرکاری سفر کے لیے سفری و یومیہ الاؤنس کے حقدار ہوں گے، جیسا کہ وفاقی حکومت کے گریڈ 21 کے افسر کے لیے قابل اطلاق ہے۔

**(29)** کمیٹی ہر سال **31 مارچ** تک بورڈ کو ایک سالانہ رپورٹ پیش کرے گی، جو گزشتہ مالی سال کا احاطہ کرے گی، اور اس میں درج ذیل امور شامل ہوں گے۔۔۔۔:

(a) زیرِ جائزہ لائے گئے مقدمات کی تعداد اور کی گئی سفارشات (مقدمہ دائر کرنے، دائر نہ کرنے یا واپس لینے کے بارے میں)؛

(b) دائر کیے گئے ریفرنسز اور درخواستوں کے نتائج (حق میں فیصلہ، خلاف فیصلہ، زیرِ التواء یا تصفیہ شدہ)؛

(c) کامیابی کی شرح کا تجزیہ اور ان عوامل کی نشاندہی جو موافق یا ناموافق نتائج کا سبب بنے؛

(d) کمیٹی کی سفارشات کے مطابق کیے گئے فیصلوں کے ریونیو پر اثرات؛

(e) بار بار سامنے آنے والے قانونی مسائل اور نظام میں ایسے مسائل کی نشاندہی کرنا جن کے حل کے لیے قانون سازی یا انتظامی مداخلت درکار ہو؛ اور

**(f)** مقدمات کے انتظام کو بہتر بنانے اور کمیٹی کی مؤثریت میں اضافہ کرنے کے لیے سفارشات۔

**(30)** سالانہ رپورٹ غور و خوض اور مناسب کارروائی کے لیے بورڈ کے سامنے پیش کی جائے گی۔"

[C.No.3(62)ST&EF Policy/2026]

(اظہار زبیری)

سیکنڈ سکریٹری (ST&EF پالیسی)